امور حج کے منتظمین سے ملاقات - 6 /May/ 2024

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے حج کے لیے قافلوں کی روانگی سے کچھ روز قبل پیر کی صبح امور حج کے منتظمین اور خانۂ خدا کے بعض زائرین سے ملاقات کیاس موقع پر انھوں نے اپنے خطاب میں حج کو مادّی اور معنوی لحاظ سے کثیر جہتی فریضہ قرار دیا اور کہا کہ انفرادی، اجتماعی اور قومی زندگی کے عزم و ارادے اور فیصلوں کے حقیقی سر چشمے کی حیثیت سے ذکر خدا درونی اور باطنی پہلو سے حج کے تمام مراحل کا سب سے نمایاں نکتہ ہے۔
رہبر انقلاب اسلامی نے مسلمانوں کے اتحاد اور ان کے باہمی رابطے کو حج کا نمایاں اجتماعی و سماجی پہلو بتایا اور کہا کہ ایک خاص مقام اور ایک خاص وقت میں تمام لوگوں کو اکٹھا ہونے کی الہی دعوت کا فلسفہ مسلمانوں کی ایک دوسرے سے آشنائی، ہمفکری اور مشترکہ فیصلے کرنا ہے تاکہ حج کے مبارک اور ٹھوس نتائج عالم اسلام اور پوری انسانیت کو حاصل ہوں اور اس وقت عالم اسلام، مشترکہ فیصلہ کرنے کے میدان میں ایک بڑے خلا سے دوچار ہے۔
انھوں نے قومی، ملی اور مذہبی اختلافات کو نظر انداز کیے جانے کو اتحاد کی لازمی تمہید بتایا اور کہا کہ تمام اسلامی مذاہب کے پیروکاروں اور تمام اقوام کے لوگوں کا ایک عظیم، ایک جیسا اور ایک شکل والا اجتماع، حج کے سیاسی و اجتماعی چہرے کا نمایاں جلوہ ہے۔
انھوں نے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ حج کا فریضہ، حضرت ابراہیم کے اسم گرامی اور ان کی تعلیمات سے جڑا ہوا ہے، دین خدا کے دشمنوں سے برائت و بیزاری کو گرانقدر ابراہیمی تعلیمات میں سے ایک بتایا۔
آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے یاد دہانی کرائی کہ اسلامی انقلاب کے آغاز سے برائت، حج کا ایک مستقل رکن رہا ہے لیکن اس سال غزہ کے عظیم اور المناک واقعات کے پیش نظر، جنھوں نے مغربی تمدن کے خون آشام چہرے کو پہلے سے زیادہ نمایاں کر دیا ہے، اس سال کا حج، خاص طور پر برائت کا حج ہے۔
انھوں نے غزہ کے حالیہ واقعات کو تاریخ کے لیے ہمیشہ رہنے والی کسوٹی بتایا اور کہا کہ ایک طرف پاگل صیہونی کتے کے وحشیانہ حملے اور دوسری طرف غزہ کے عوام کی مزاحمت و مظلومیت تاریخ میں ہمیشہ باقی رہے گی اور انسانیت کو راستہ دکھاتی رہے گی اور اس کی حیرت انگیز اور بے نظیر صدائے بازگشت غیر مسلم معاشروں اور امریکا اور کچھ دوسرے ملکوں کی یونیورسٹیوں میں سنائی دے رہی ہے جو ان واقعات کے تاریخ رقم کرنے اور معیار قائم کرنے کی نشانی ہے۔
رہبر انقلاب اسلامی نے حج ابراہیمی کے موقع پر غزہ کے جرائم کے سلسلے میں امت مسلمہ کی ذمہ داری کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام ان پیغمبروں میں سے ہیں جو انتہائی نرم اور مہربان دل کے مالک ہیں لیکن یہی نبی خدا ظالم اور جنگجو دشمنوں کے مقابلے میں پوری شدت سے اور کھل کر بیزاری اور دشمنی کا اعلان کرتا ہے۔
انھوں نے قرآنی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صیہونی حکومت کو مسلمانوں سے دشمن کا مکمل مصداق اور امریکا کو اس حکومت کا شریک جرم قرار دیا اور کہا کہ اگر امریکا کی مدد نہ ہوتی تو کیا صیہونی حکومت میں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ اس طرح کے حیوانیت والے سلوک کی طاقت اور ہمت ہوتی؟
آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے کہا کہ مسلمانوں کو قتل اور بے گھر کرنے والا اور اس کا پشت پناہ دونوں ہی ظالم ہیں اور قرآن مجید کے صریحی الفاظ کے مطابق اگر کوئی ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ بھی ظالم اور ستمگر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہوگا۔
انھوں نے عالم اسلام کے موجودہ حالات کے پیش نظر حج کے سلسلے میں ابراہیمی طرز عمل یعنی دشمنوں کے مقابل کھلم کھلا برائت و بیزاری کے اعلان کو ہمیشہ سے زیادہ ضروری بتایا اور کہا کہ اس بنیاد پر ایرانی اور غیر ایرانی حجاج کو، فلسطینی قوم کی پشت پناہی کے سلسلے میں قرآنی فلسفے کو پوری دنیا تک پہنچانا چاہیے۔

انھوں نے اسی کے ساتھ کہا کہ اسلامی جمہوریہ نے دوسروں کا انتظار نہیں کیا اور آگے بھی نہیں کرے گی لیکن اگر مسلم اقوام اور اسلامی حکومتوں کے مضبوط ہاتھ مدد اور ہمراہی کے لیے آگے بڑھیں تو فلسطینی قوم کی المناک صورتحال جاری نہیں رہے گی۔